جہات

سانحۂ حرم

حرم کعبہ کا احترام ایک ایسی حقیقت ہے جو تواتر و تسلسل کے ساتھ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو دار الامن قرار دیا ہے چنانچہ سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے :

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرہ ۱۲۵)

ترجمہ : اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے خانہ (کعبہ) کو لوگوں کے لیے ایک مقام رجوع اور مقام امن مقرر کیا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیل کی طرف حکم بھیجا کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک صاف رکھو طواف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے ۔

اس بیت محترم کی مامونیت کے لیے یہی کافی ہے کہ صرف عمارت کعبہ یا مسجد حرام ہی حرم نہیں ہے بلکہ ارد گرد کی سرزمین میلوں تک حرم میں داخل ہے جہاں انسان کی جان لینا تو درکنار جانوروں تک کا شکار جائز نہیں اور نہ حرم کے علاقے کی گھاس کاٹنا درست ہے ۔ حرم کعبہ کی یہ مامونیت صرف عہد اسلام کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ زمانۂ جاہلیت میں بھی اس کا احترام کیا جاتا تھا یہاں تک کہ بعض خطرناک مجرم بھی اگر حرم کعبہ میں پناہ لے لیتے تو ان سے کوئی تعرض نہیں کیا جاتا تھا ۔

خود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو "بلد الامین" قرار دینے کے لیے دعا فرمائی:

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا ۔ (البقرہ : ۱۲۶)

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ابراہیمؑ نے عرض کی میرے پروردگار اس شہر کو امن والا بنا دے۔

اور ان کی مقدس دعا کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ قرآن نے اعلان کیا:

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۔ (آل عمران : ۹۷)

ترجمہ: اور جو کوئی اسمیں داخل ہوجاتا ہے وہ امن سے ہوجاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جو حرم کی حرمت کو پامال کریں عذابِ الیم کی وعید سنائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۔

(الحج : ۲۵)

ترجمہ: اور جو کوئی بھی اس کے اندر کسی بے دینی کا ارادہ ظلم سے کرے گا ہم اسے عذاب دردناک چکھائیں گے۔

مفسیرین نے لکھا ہے کہ اس وعید میں محض مسجد حرام میں زیادتی کرنے والے ہی داخل نہیں ہیں بلکہ یہاں مراد سارا حرم مکہ ہے کہ جو بھی اس کی حدود میں کوئی ظلم یا زیادتی کرے گا یا اس کی حرمت کو پامال کرے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اسے عذاب الیم میں گرفتار فرمائے گا۔

مکہ معظمہ کی حرمت و تقدس دراصل اس وجہ سے ہے کہ یہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ یہ شہر شعائر اللہ کا امین ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم از روئے قرآن قلبی تقوے کی دلیل ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (الحج : ۳۲)

ترجمہ: اور جو کوئی خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا سو یہ (ادب) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

شعائر اللہ پر بحث کرتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے " شعائر اللہ سے مراد وہ مخصوص اور ظاہری امور ہیں جنکو اللہ تعالیٰ

کی ذات اقدس کے ساتھ اختصاص حاصل ہے اور اس لیے وہ عبادت کے ذرائع و وسائل ہیں ان کی تعظیم بعینہٖ اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اور ان کے احترام میں کوتاہی کرنا ویسا ہی ہے جیسے کوئی خدائے بزرگ و برتر کی تعظیم و اجلال میں کوتاہی کرے ان کی تعظیم اور ان کا احترام دلوں میں اس قدر راسخ ہوتا ہے یا ہونا چاہیے کہ چاہے آدمی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں تب بھی اس تعظیم اور احترام کے اثرات کو مٹانا ناممکن ہو"۔

ان آیات اور احکام کی روشنی میں جب ہم جمعہ کے دن ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو مکہ مکرمہ میں پیش آنے والے تصادم کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے ؎

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

سعودی عرب کی وزارتِ داخلہ کے اعلان کے مطابق جمعۃ المبارک کو ایرانی زائرین کے ساتھ خونریز تصادم کے درمیان ۴۰۲ افراد جاں بحق ہوئے جس میں ۲۷۴ ایرانی، ۸۵ سعودی پولیس اہلکار اور ۴۲ دوسرے ممالک کے عازمین حج شامل ہیں ۶۴۹ افراد زخمی ہوئے جن میں ۳۰۳ ایرانی اور ۱۴۵ سعودی شہری اور ۲۰۱ دوسرے ملکوں کے شہری ہیں۔ اخباری اطلاع کے مطابق حکومت سعودی عرب نے ٹیلی ویژن پر ایک فلم بھی دکھائی جس میں ایرانی زائرین کا پُرتشدد مظاہرہ بھی دکھایا گیا۔ یہ واقعہ مکہ مکرمہ کی تاریخ میں گذشتہ کئی صدیوں کا سب سے المناک واقعہ تھا جو حج کے موقعہ پر رونما ہوا۔ پاکستانی اخبارات نے اس ٹی وی فلم کی تفصیل اس طرح دی ہے کہ سڑکوں پر ایک بہت بڑا ہجوم جا رہا ہے جس نے آیت اللہ خمینی کی قدآدم تصویریں اٹھا رکھی ہیں سیکورٹی فورس نے انہیں بیت الحرام کی طرف بڑھنے سے روک دیا۔ سعودی عرب کی پولیس ان کے سامنے دیوار بن گئی۔ مظاہرین نے پتھراؤ شروع کر دیا اور سعودی پولیس کو رستے سے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد پولیس کو اشک آور گیس کے شیل فائر کرتے دکھایا گیا ہے لیکن گولی چلاتے ہرگز نہیں دکھایا گیا۔ فلم میں یہ بھی دکھایا گیا کہ چند مٹھی بھر ایرانیوں نے گڑبڑ شروع کی جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے انہوں نے روایتی احرام نہیں باندھا ہوا تھا بعد کے مناظر میں یہ دکھایا گیا کہ ایک بھاری ہجوم کوچہ و بازار میں

پھیل گیا"۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور مؤرخہ ۳ راگست ۱۹۸۷ء)

ادھر چند سالوں سے ایرانی عازمینِ حج نے حج کے موقعہ پہ گڑبڑ پھیلانے اور پُرتشدد مظاہروں کا جو سلسلہ شروع کر رکھا تھا اس سے ہر اخبار بین شخص واقف ہوگا۔ ایرانیوں کے اس طرزِ عمل سے حج کی پُر وقار اور پرامن عبادت کا جو تصور مجروح ہوتا رہا ہے اور حکومتِ سعودیہ عرب نے جس رواداری کا مظاہرہ کیا اس کا لازماً یہی نتیجہ ہونا چاہیے تھا۔ حج کا وہ مقدس اجتماع جو اپنے اندر وحدتِ امت کی بے مثال اسپرٹ رکھتا ہے ایرانی عازمین حج نے اس کے تقدس کو مجروح کیا جس کی مذمت سارا عالم اسلام کرے گا۔ کیونکہ پورے عالم اسلام کو کعبہ کے ساتھ روحانی وابستگی حاصل ہے۔ امت کا ہر فرد اگر وہ متقی ہے اور اس کے دل میں اسلام کا حقیقی درد ہے تو وہ اپنا گھر تو لٹتے دیکھ سکتا ہے لیکن کعبہ کی حرمت کو پامال ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ نیز دنیا کے گوشے گوشے سے لاکھوں کی تعداد میں جو عازمین حج سعودیہ عرب میں جمع ہوتے ہیں ان کی جان و مال کا تحفظ بھی سعودی حکومت کی دینی و سیاسی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ایسے بہت سے عازمینِ حج ایام حج میں جمع ہوتے ہیں جن کے درمیان یا جن کے ملکوں کے درمیان باہمی سخت عداوت ہوتی ہے لہذا اگر ہر ملک کا حاجی یا حاجیوں کا گروہ اپنی اس عداوت و مخالفت کا مظاہرہ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں شروع کر دے تو اس کے نتائج کس قدر تباہ کن اور کتنے افسوسناک ہوں گے انہیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لہذا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سعودیہ پولیس اہلکاروں نے پُرتشدد مظاہرین کو کنٹرول کرنے کے لیے جو اقدامات کیے وہ جائز اور ضروری تھے ہم امید کرتے ہیں کہ حکومتِ ایران اپنے ملک کے عازمینِ حج کو دشمنانِ اسلام کا آلہ کار بننے سے روکے گی تاکہ آئندہ اس طرح کا ہولناک تصادم نہ ہوسکے اور اسلام حرم محترم کے جس احترام و اجلال کا حکم دیتا ہے پوری امتِ مسلمہ اسے برقرار رکھ سکے۔